بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۵ وفا ۱۳۴۸ ہش - ۱۵ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۶۲

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ مری تشریف لے گئے

ربوہ ۱۴ وفا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ حضرت بیگم صاحبہ محترمہ آج صبح پونے چھ بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے مری تشریف لے گئے۔ جو احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے تھے انہیں حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ الحمد للہ۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے بھی حضور کے ہمراہ مری تشریف لے گئے ہیں۔

امیر مقامی:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولانا ابو العطاء صاحب کو امیرِ مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضور کی ڈاک کا پتہ:۔ حضور ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا:۔

ٹوانہ ہاؤس۔ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب
سنی بنک۔ مری ہلز (ضلع راولپنڈی)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کل ربوہ تشریف لا رہے ہیں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر جو کہ اشاعتِ اسلام کی توسیع و ترقی کے سلسلے میں ترکی اور یوگوسلاویہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے کل مورخہ ۱۵ وفا (جولائی) بروز منگل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے کہ اسی روز شام کو آپ ربوہ تشریف لے آئیں گے۔

مقامی احباب محترم صاحبزادہ صاحب کے استقبال کے لئے کل سات بجے شام بسوں کے اڈہ (نزد فضلِ عمر ہسپتال) پر تشریف لے آئیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح ہے

مَیں ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست آرام اور آسائش سے رہیں

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے۔ اور یہ بات ہمارے روزمرّہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً اُنگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچّوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اُسی طرح مَیں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔ اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شاملِ حال ہو جاتا ہے اور جُوں جُوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شاملِ حال نہ ہو کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اسکی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اسلئے مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدّم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو اُن کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُسکو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

فضلِ عمرؓ درس القرآن کلاس

امراء کرام اور صدر صاحبان سے اہم درخواست

اِس سال مورخہ ۲ ظہور (اگست) سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے۔ اس میں جُملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ ان نمائندوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمّہ ہوتا ہے۔ محترم امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے علاقہ اور اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں سے مطلع فرما دیں۔ ان کی اس اطلاع کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوتی رہے گی۔

انفرادی طور پر شامل ہونے کے خواہش مند احباب اپنے کوائف لکھ کر نظارت سے اجازت حاصل کر لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ وفا ۱۳۴۸ھش

تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ کس طرح ٹل سکتا ہے

(۳)

مسٹر ٹائن بی نے جو یہ فرمایا ہے کہ دُنیا آج ۱۲۵ قومی ریاستوں میں بٹی ہوئی ہے۔ سائنس میں ترقی کا یا چاند کو تسخیر کرنے کا بہتر نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ یہ قومی ریاستیں ایک عالمی حکومت میں تبدیل ہو جائیں۔ ہم گزشتہ اداریوں میں واضح کر چکے ہیں کہ محض سائنس میں ترقی یا چاند پر پہنچنے کی صلاحیت دُنیا کی مختلف اقوام میں یک جہتی پیدا کرنے کے لئے کوئی بنیادی اصل اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی جب تک دنیا کی اکثریت مادہ پرستی کے راستہ پہ گامزن ہے اور توحید باری تعالیٰ پر ایمان پیدا نہیں کرتی۔ چنانچہ اسلام نے جو اخلاقی ہمواری دُنیا میں پیدا کی ہے اور مساوات کا اصول قائم کیا ہے۔ اس کی بنیاد تقوی اللہ ہی ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ:۔

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک بھی تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ (تعالیٰ) یقیناً بہت علم رکھنے والا (اور) بہت خبر رکھنے والا ہے۔

یہ کتنا پیارا اصول ہے کہ انسان میں مادیاتی لحاظ سے جو فرق نظر آتے ہیں یہ محض سطحی ہیں کوئی انسان یا فرقہ دوسرے سے برتر نہیں ہے۔ پیدائشی لحاظ سے سب برابر ہیں مختلف قبائل تو محض ایک دوسرے کی پہچان کے لئے بنائے گئے ہیں اعلےٰ نسل اور ادنیٰ نسل کوئی حقیقت نہیں رکھتی اصل اکرام تو تقوے اللہ دوسرے لفظوں میں نیکی سے پیدا ہوتا ہے۔

اس کے متضاد مادہ پرستی نسل کے تفوق پر زور دیتی ہے۔ چنانچہ آج دنیا میں ہندوؤں اور یہودیوں کے علاوہ گوری نسل کے لوگ اپنے آپ کو کالوں سے اُونچی نسل کا خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ جنوبی امریکہ اور رہوڈیشیا ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ جیسے مہذب ترین ممالک میں بھی نسلی امتیاز کی بنیاد پر جھگڑے چل رہے ہیں۔

آج صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس کے ماننے والے کسی نسلی امتیاز کے قائل نہیں اور اعلےٰ اور ادنیٰ نسل۔ گورا اور کالا رنگ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ اسلام نے اس پہلو کو اتنا بلند کیا ہے کہ وہ عرب سردار جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی کو نفرت سے رسیاں باندھ کر تپتی ریت پر گھسیٹتے تھے بعد میں انہی سرداروں کی اولاد اس حبشی زادہ کو اپنا آقا ماننے پر مجبور ہو گئی تھی۔ یہ ہے معجزہ اس مساوات کا جو اسلام نے محض نظری طور پر نہیں بلکہ عملی طور پر دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یہ معجزہ اس لئے ممکن ہوا ہے کہ اسلامی اخلاق کی بنیاد تقوی اللہ پر رکھی گئی ہے۔

سائنس بیشک انسان کو چاند پر لے جا سکتی ہے مگر اسلام نے جو انسانی جبلت میں یہ تبدیل کر کے معجزہ دکھایا ہے کہ حبشی اور عرب سرداروں میں بلحاظ انسانیت کے کوئی فرق نہیں ایسا معجزہ سائنس تاقیامت نہیں دکھا سکتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سائنس انسانوں کے درمیان نسلی امتیاز کو اور بھی المضاعف کرتی ہے اور ایک انسان کو دوسرے کا دشمن بناتی ہے۔ پھر محض چاند کو تسخیر کر لینے سے ایسا معجزہ کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے جو ۱۲۵ اقوام کو ایک قوم بنا دے اور قومیت کے امتیاز کو دُنیا سے مٹا دے۔ یہ معجزہ تو تقوی اللہ ہی سے ممکن ہو سکتا ہے۔

آج عقلمندوں نے اقوامِ متحدہ کی انجمن بظاہر اس لئے بنائی ہے کہ مختلف اقوام کے درمیان اتحاد کی فضا قائم رکھنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کیا اس میں انجمن اقوامِ متحدہ کو کوئی کامیابی ہوئی ہے۔ کیا یہ انجمن محض بڑی اقوام کی شکارگاہ نہیں ہے جہاں سے وہ چھوٹی اقوام کو ہڑپ کر جانے کی پالیسیاں بناتے ہیں۔ روس اور امریکہ اور ان کے دوست بیشک چھوٹی اقوام کو مدد کے نام سے اسلحہ وغیرہ یا دیگر ترقیاتی کاموں کے لئے روپیہ دیتے ہیں لیکن کیا یہ کام وہ دنیا میں زندگی کا اعلےٰ معیار قائم کرنے یا امنِ عامہ کے قیام کے لئے کرتے ہیں حاشا وکلّا۔ یہ اور بات ہے کہ جو کچھ یہ بڑی اقوام کرتی ہیں وہ اسی بہانے سے کرتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ

ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو

ہمیں یہاں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ تمام دنیا ان بڑی اقوام کی شطرنج بازی کو اچھی طرح سمجھتی ہیں اور اقوامِ متحدہ کی انجمن کی ان بڑی اقوام کی بازی گاہی کے کردار سے بھی واقف ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان اقوام کے دل سے خوفِ خدا نکل گیا ہوا ہے۔ اور انجمن اقوامِ متحدہ کی بنیاد اخلاقی اقدار پر نہیں بلکہ ان بڑی اقوام کی مفاد پرستی پر ہے جو خالصاً مادہ پرست ہو چکی ہیں۔

اس کے باوجود ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ اقوام غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی نے انجمن اقوامِ متحدہ کا تصوّر دیا ہے۔ البتہ موجودہ مغربی اقوام اس کا غلط استعمال کر رہی ہیں۔ اسلام ہی نے یہ اصول پیش کیا ہے کہ جب دو فریق باہم لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرانے کی کوشش کی جائے۔ اگر کوئی فریق پھر بھی اپنی زیادتی پر اڑا رہے تو تمام اقوام مل کر اس کا مقابلہ کریں اور اس کو اپنا فیصلہ منوا کر دم لیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس اصول پر عمل کرانے کے لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے لیکن جب تک تقوے اللہ نہ ہو کوئی احتیاط بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ یہ اصول اسی وقت مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ تمام اقوام یا ان کی اکثریت اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتی ہوں اور محض انجمن کو ذاتی مفاد کا آلۂ کار نہ بنانا پسند کرتی ہوں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاقِ حسنہ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر المشتبہات صہ ۲۷۵)

حضرت حسنؓ بن علیؓ بیان کرتے ہیں مجھے یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ جو تیرے دل میں کھٹکے اور اضطراب پیدا کرے اس کو چھوڑ دے اور جو تجھے مضطرب نہ کرے اور اس کے بارے میں تجھے اطمینان ہو اُسے اختیار کر۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

یا الٰہی: تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

مکرم نذیر احمد صاحب خادم ؔ از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

ربّ جلیل و قدیر اور اس کے مقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمودات سنتے ہی ایک بندۂ مومن اس حقیقت کو پالیتا ہے۔ کہ دین حق کے ایوانِ عالی شان کا تمام دارومدار اور انحصار سنت و قرآن پر ہے۔ اور یہی وہ جام معرفت ہے جس کو پی کر وہ اپنے آسمانی آقا کی رضا اور ایمان کی حلاوت کو پاسکتا ہے۔ اسے بدل و جان اپنے پیارے ربّ کریم اور رسول عظیم کے فرمودات کی تعمیل و تصدیق کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کی زبان پر بے اختیار یہ اقرار جاری ہوجاتا ہے کہ؎

ہست قرآں در رہِ دیں راہ نما
در ہمہ حاجاتِ دیں حاجت روا
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
یک قدم دُوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب
اگر نامدے در جہاں ایں کلام
نماندے بہ دنیا نہ توحید تام
جہاں بود افتادہ تاریک و تار
از و شد منوّر رُخِ ہر دیار
بہ توحید راہے از و شد عیاں
ترا ہم خبر شد کہ ہست یگاں
ہست فرقاں آفتابِ علم و دیں
تا برندت از گماں سوئے یقیں
ہست فرقاں از خدا حبل المتیں
تا کشندت سوئے ربّ العالمیں
ہست فرقاں روزِ روشن از خدا
تا دہندت روشنئ دیدہ ہا
حق فرستاد ایں کلامِ بے مثال
تا رسی در حضرتِ قدس و جلال
وحیِ فرقاں مُردگاں را جاں دہد
صد خبر از کوچۂ عرفاں دہد

ربّ قدیر و عظیم، اس کے محبوب رسول کریم اور آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ارشادات و فرمودات سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مسلمانوں کی عزت و رفعت، فلاح و نجات، اتحاد و یک جہتی اور عروج و کمال کا تمام تر راز قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنانے میں مضمر ہے۔ اسی چیز پر دنیا کے پائدار امن و سکون اور سلامتی کا دارومدار ہے۔ لیکن کس قدر افسوسناک اور دلخراش ہے۔ یہ تلخ حقیقت کہ فی زمانہ مسلمانانِ عالم قرآن مجید کی حیات آفریں تعلیم سے تغافل کا شکار ہو کر رُو بہ ادبار ہیں۔ ان کی عملی زندگی اس مینارِ نور سے دُور ہٹ کر اندھے الحاد و فلسفہ کی تاریک راہوں میں بھٹک رہی ہے۔ کہاں تو وہ وقت تھا۔ جب مسلمان قرآن حکیم کی حکومت کو اپنے دلوں پر قائم کرنے کی بدولت زندگی کے ہر شعبہ میں غیر اقوام سے ممتاز و سربلند تھے۔ اور کہاں آج یہ حالت ہے کہ قرآن کریم سے منہ موڑ کر اور اس کی تعلیمات کو چھوڑ کر وہ ہر شعبۂ حیات میں اغیار سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

آج اگر ہم چاہتے ہیں کہ دینی و دنیاوی کامیابیاں ہمارے قدم چومیں اور ہمیں حقیقی عزت اور عظمت رفتہ نصیب ہو تو ہمیں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ہوشیار کر دینے والے پیغام پر کان دھرنے چاہئیں۔ جو حضورؐ نے اپنے مالکِ حقیقی کے حضور حاضر ہونے سے پہلے ہمیں ان مبارک الفاظ میں دیا تھا کہ اے امّت مسلمہ کے لوگو

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ
لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ
بِهِمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهٖ۔

میں تمہارے پاس کتاب اللہ (قرآن حکیم) اور سنت — یہ دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ جب تک تم ان چیزوں کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھو گے۔ اس وقت تک تم ہرگز ناکام و نامراد اور گمراہ نہ ہو گے۔

آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔"

اب سوال یہ ہے کہ ہم قرآن کو کس طرح عزت دے سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل ہمیں چاہیئے کہ ہم سب قرآن کریم ناظرہ سیکھیں۔ اس کا ترجمہ سیکھیں۔ اور اس کے اعلیٰ وارفع معارف و حقائق پر اطلاع پانے کے لئے اپنے اعمال و افعال، خیالات و جذبات اور کردار و گفتار کو پاک و مطہر بنائیں۔ کیونکہ

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

(اس پاک و مقدس کلام کے معارف و معانی کو پاکباز و مطہر اور متقی لوگ ہی پاسکتے ہیں) پھر ہم قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی قرآن کریم سکھانے پڑھانے اور اس کے معانی و تفسیر سمجھانے کی تا زندگی کوشش کرتے رہیں۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو خود قرآن کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی سکھائے اور اس کے ذریعے نہ صرف اپنے ہی سینہ کو منور کرے بلکہ اس کے انوار سے دوسرے انسانوں کے سینوں کو بھی روشن و فروزاں کرے۔ اگر ہم خود قرآن مجید کو سیکھنے اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں کو سکھانے اور انہیں اس کی زندگی بخش تعلیمات پر عمل کرنے کی سعی و کوشش کرتے رہیں۔ اور اس سرچشمہ خیر و برکت کی ہدایات کو ہر دوسری چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور اس سرچشمۂ خیر و برکت کی ہدایات کو ہر دوسری چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔ تو ہم یقیناً قرآن کریم کو عزت دینے والے ہیں جسکے نتیجہ میں خدائے ذوالجلال ہمیں دین و دنیا میں لازوال عزت عطا فرمائیگا انشاء اللہ

اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کا ذریعہ
حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوتی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ وہ اکنافِ عالم میں اپنی تبلیغ کو پہنچا دے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ ۔۔۔۔ کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے۔ اور کہے کہ یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو!"

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

صدقہ
گناہ کا کفّارہ

مکرم ملک رفیق احمد صاحب ربوہ

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعہ زیادہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ مر گیا ہے اگر مَیں اس وقت ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا ان کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ضرور ہوجائے گا۔ اسی طرح ایک عورت آپؐ کے پاس آئی اور کہا میری ماں اچانک مرگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر اسے بولنے کا موقعہ ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرتی اب اگر اس کی طرف سے مَیں صدقہ کردوں تو اسے ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ضرور ثواب ملے گا

انسان کی رُوح جب قفسِ عنصری سے پرواز کرجاتی ہے تو اس وقت اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں وہ دارالاعمال سے رخصت ہوچکا ہوتا ہے۔ اور اب اس کی جزا و سزا کے لئے دوسری زندگی میں پہنچ چکا ہوتا ہے۔ اس حال میں اگر ان کو کوئی چیز فائدہ دے سکتی ہے۔ یا ان کے گناہوں کو مٹا کر ثواب کو زیادہ کرسکتی ہے۔ تو وہ یہ تین امور ہیں۔

اوّل۔ صدقہ جاریہ

دوم۔ علم جس سے لوگ نفع حاصل کریں

اور سوم۔ صالح اولاد جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعائیں کرتی رہے۔

چنانچہ حدیث مسلم میں آیا ہے۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ

(مسلم جزء ۲ کتاب الوصیۃ)

یعنی جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہوجاتے ہیں (یعنی وہ آئندہ اعمال بجالانے سے قاصر ہوجاتا ہے) مگر تین چیزیں ہیں جن سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اوّل۔ صدقہ جاریہ۔ دوم علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں سوم۔ صالح اولاد جو اس کے لئے دعائیں کرتی رہے۔

نیکی کے کاموں میں حصّہ لینا بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر جب کارِ خیر میں مداومت اختیار کی جائے۔ حضرت عمرؓ کو ایک دفعہ خیبر کے علاقہ میں کچھ زمین ملی۔ آپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کے بارہ میں مشورہ کرنے کے لئے گئے اور کہا حضور مجھے اب ایسی زمین ملی ہے جس سے بہتر پہلے کبھی نہیں ملی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو اس کو اپنے پاس رہنے دو اور اس کے نفع کو صدقہ کردیا کرو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اور اس زمین کے نفع سے فقراء، قرابت داروں آزاد کردہ غلاموں، مجاہدین، مسافروں اور مہمانوں کے لئے صدقہ کردیا کرتے تھے۔

صدقہ سے نہ صرف یہ کہ ہمیں ذاتی منفعت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ اگر اس کو اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ تو یہ ان کے روحانی درجات کی بلندی کا بھی موجب بنتا ہے۔ مثلاً اس کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہمارے کسی رشتہ دار کی یہ خواہش ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں (کسی مسجد کی تعمیر کے لئے، قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے یا کسی اور کارِ خیر کے لئے) رقم دے گا لیکن اس سے قبل کہ وہ اپنی خواہش پوری کرے۔ اس کو موت آجاتی ہے۔ اگر ہم اس کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس کو پورا کردیں۔ تو یہ بھی ان کے حق میں اولاد کی طرف سے عملی رنگ میں دعا ہوگی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ میری والدہ نے اپنی زندگی میں نذر مانی تھی لیکن وہ اسے پورا نہ کرسکیں۔ اب کیا میں اسے پورا کردوں آپ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے ان کی نذر پوری کردو۔ لیکن نذر ایسی ہونی چاہیئے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کے خلاف ہو۔ اگر وہ شرعی لحاظ سے درست ہے تو اس کا احترام کرکے نیک اور صالح اولاد ہونے کا عملی ثبوت دینا چاہیئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معصیت کی نذر نذر ہی نہیں مسلم میں ہے۔

وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ

(مسلم جزو ۲ کتاب النذور)

کہ معصیت کی نذر نذر ہی نہیں۔

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے درمیان کندھوں پر سہارا لئے ہوئے چل رہا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے پاپیادہ بیت اللہ جانے کی نذر مانی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّرْکَبَ

(مسلم کتاب النذور)

یعنی اپنے آپ کو اس قسم کی اذیت میں مبتلا کرنے کی خدا کو بالکل پرواہ نہیں ہے۔ اور اس کے بعد حکم دیا کہ وہ سوار ہوجائے۔

علماء نے اس کے متعلق بحث کی ہے کہ معصیت کی نذر کیا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص شراب پینے کی نذر مانے۔ تو یہ باطل ہوگی۔ اور اس کا کفارہ لازم نہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو قرآن مجید میں بیان کیا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔

(البقرہ)

کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف نہیں دیتا جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کے لئے انسان کو بہت سے ایسے امور سے بچایا ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ پھر کوئی ایسی نئی چیز اختیار نہ کرو جس کا نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا۔ بلکہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی اپنی کامیابی سمجھو۔ جیسے فرمایا۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا۔

پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور (انہوں نے) اس کے ذریعے (اپنا) بچاؤ کیا ہے۔ انہیں وہ ضرور اپنی ایک بڑی رحمت اور بڑے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف آنیوالی ایک سیدھی راہ دکھائیگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کی صورت میں روشن نور نازل ہوچکا ہے۔ کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اس کے مطابق اعمال صالح بجا لائیں۔ اسی صورت میں ہم اسکے فضل کے مستحق ہوسکتے ہیں۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے سو فیصدی وعدہ جات پورے کرنیوالے احباب

محترم امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ کی سو فیصدی ادائیگی کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کے اخلاص کو قبول فرمادے۔ غیر معمولی برکات سے نوازے اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرے۔ نیز ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۱۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب سیکرٹری مال	۵۱-۰۰ روپے
۲۔ " ماسٹر چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۰۰-۰۰ "
۳۔ " میاں فضل دین صاحب	۲۶-۰۰ "
۴۔ " شریف احمد دوست محمد صاحب	۲۵-۰۰ "
۵۔ " مستری عبدالرحمٰن صاحب سائیکل ورکس	۱۰-۰۰ "
۶۔ " نور محمد۔ بشیر احمد صاحبان	۱۵-۰۰ "
۷۔ " شیخ فتح اللہ صاحب	۱۵-۰۰ "
۸۔ " قاضی محمد رمضان صاحب	۱۰-۰۰ "
۹۔ " حاجی فتح محمد صاحب انصاری	۵-۰۰ "
۱۰ " مستری محمد رفیق خان صاحب	۱۸-۰۰ "

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

معاصرین سے

انبیاء علیہم السّلام کا طریق کار

ماہنامہ میثاق اپریل ۶۹ء بحوالہ ہفت روزہ لاہور

(۳)

اہل سیاست کا معاملہ

اس کے بالکل برعکس معاملہ اہل سیاست کا ہے۔ اہل سیاست خدا کا دین نہیں قائم کرتے بلکہ تحریک چلاتے ہیں۔ اگر وہ دین کا نام لیتے بھی ہیں تو وہ دین بھی ان کی تحریک ہی کا ایک جزو ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جس جس وادی میں ان کی تحریک ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے۔ ان ساری وادیوں میں ان کا دین بھی بھٹکتا پھرتا ہے ایک تحریک کے لئے تبلیغ اور شہادت کے معروف ذریعے بالکل بے کار ہیں۔ اسلئے اہل سیاست کا سارا اعتماد اپنے مقصد کی کامیابی کی راہ میں پراپیگنڈے پر ہوتا ہے۔ پراپیگنڈہ اور تبلیغ میں صرف انگریزی اور عربی ہی کا فرق نہیں ہے بلکہ روح اور جوہر کا بھی فرق ہے۔ تبلیغ تو جیسا کہ واضح ہو چکا ہے۔ صرف اللہ کے دین کو پورا پورا پہنچا دینا ہے۔ لیکن پراپیگنڈے کا مقصود پیش نظر تحریک کو کامیاب بنانا ہوتا ہے یہ کامیابی جس طرح بھی حاصل ہو ــ پراپیگنڈہ ایک مستقل فن ہے۔ جس کو زمانۂ حال کی سیاسی تحریکات نے جنم دیا ہے اور اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ

یہ ان تمام اخلاقی حدود و قیود سے بالکل آزاد ہوتا ہے۔ جن کی پابندی کا حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنے اقامتِ دین کے کام میں واجب سمجھی ہے۔

مناسب ہوگا کہ ہم مختصر طور پر پراپیگنڈے کی چند خصوصیات کی طرف بھی اشارہ کر دیں تاکہ سیاسی تحریکات کے اس سب سے بڑے وسیلۂ کار اور تبلیغ کے درمیان جو فرق ہے وہ واضح ہو کر سامنے آجائے۔

پراپیگنڈے کے اجزائے ترکیبی پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ اس کے اندر جزو اکبر کی حیثیت مبالغہ کو حاصل ہوتی ہے۔ بات کا بتنگڑ اور رائی کا پربت بنانا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے کہ کوئی مجمع پانچ سو کا ہوگا۔ تو وہ اس کی بدولت اخبارات کی اشاعتوں میں پانچ ہزار کا بن جائے گا۔ کسی کا استقبال دس آدمی کریں گے۔ تو یہ دس آدمی اس پراپیگنڈے کی کرشمہ سازی سے دس ہزار بن جائیں گے۔ کسی بستی یا شہر کے دو چار آدمی اگر کسی مسلک سیاسی کے ساتھ ذرا سی ہمدردی کا اظہار بھی کر دیں گے تو اس مسلک کے حامی اپنے اخبارات و رسائل میں یوں ظاہر کریں گے کہ گویا وہ پورے کا پورا شہر ان کی تائید و حمایت میں دیوانہ وار اٹھ کھڑا ہوا ہے

اگر کسی باہر کے ملک سے تائید و ہمدردی کا ایک کارڈ بھی آجائے گا۔ تو پریس میں اس کی تشہیر یوں ہوگی کہ فلاں ملک کو فلاں تحریک نے بالکل مسخر کر لیا ہے۔

اگر کوئی خدمت حقیقت کی ترازو میں چھٹانک ہوگی تو پراپیگنڈے کی مشینری کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو کم از کم ایک من بھر دکھائے۔ اس جھوٹ اور مبالغہ آرائی کو موجودہ زمانہ میں ہمارے اہل سیاست نے اس طرح اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے کہ اب اس کے برائی ہونے کا شاید لوگوں کے اندر احساس بھی مردہ ہو گیا ہے۔ اس کو چہ میں بدنام تو اکیلا غریب گوئبلز ہے اور اس کی یہ بدنامی بھی پراپیگنڈے ہی کا کرشمہ ہے۔ لیکن حقیقت اور انصاف یہ ہے کہ اس سیاست کے حمام میں سب ہی کو گوئبلز ہی کے اسوہ کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔ خواہ کوئی شخص دنیا کا نام لیتا ہوا اس میں داخل ہو یا دین کا کلمہ پڑھتا ہوا داخل ہو۔

ایک اور پہلو

اس جھوٹ اور مبالغہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنے موافق کو مدح و توصیف سے آسمان پر پہنچایا جائے اور جس کو مخالف قرار دے لیا جائے۔ اس کے خلاف اتنے جھوٹ اور اتنی تہمتیں تراشی جائیں۔ کہ وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جائے۔ اسلام میں تو مدح و ذم اور تعریف و ہجو دونوں کے لئے نہایت حدود و قیود ہیں اور کوئی شخص دین سے بے قید ہوئے بغیر اپنے آپ کو ان حدود و قیود سے آزاد نہیں کر سکتا۔ لیکن سیاست میں صرف ایک ہی اصول چلتا ہے وہ یہ کہ اپنے موافق کو آسمان پر پہنچاؤ اور اپنے مخالف کو تحت الثریٰ میں گراؤ۔ اور اس مقصد کے لئے جس قسم کے جھوٹ اور جس نوع کے افترا کی ضرورت پیش آجائے اس کو بے تکلف گھڑو۔ اور بالکل بے خوف ہو کر اس کو لوگوں میں پھیلاؤ۔ صحیح اسلامی نظریہ سے یہ بات کتنی ہی بے حیائی اور بے شرمی کی سمجھی جائے۔ لیکن اہل سیاست اپنی تحریکات کی کامیابی کے لئے اس چیز کو ناگزیر خیال کرتے ہیں ان کے نزدیک اسی طرح وہ اشخاص اٹھتے ہیں جو تحریک کی گاڑی کو چلاتے ہیں اور اسی طرح وہ اشخاص گرتے ہیں جو تحریک کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں یہ خفض و رفع کا فلسفہ ایک مستقل فلسفہ ہے۔ جس کے تحت کتنے بے علم ہیں جو "مولانا" اور "علامہ" کا مقام حاصل کر لیتے ہیں اور کتنے صاحب علم و تقویٰ ہیں۔ جن کی پگڑیاں اچھلتی رہتی ہیں۔

۵۔ ایک اور چیز جو انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کو عام اہل دنیا کے طریقہ ہائے کار سے نمایاں کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کی تمام جدوجہد میں مطلوب و مقصود کی حیثیت صرف خدا کی خوشنودی اور آخرت کی کامیابی کو حاصل ہوتی ہے۔ اس چیز کے سوا کوئی اور چیز ان کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی جدوجہد کی کامیابی سے اللہ کے دین کو اور دین کے لئے کام کرنے والوں کو دنیا میں بھی غلبہ اور تفوق حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس بات کی دعوت کبھی نہیں دیتے کہ آؤ حکومت الٰہیہ قائم کرو یا اقتدار حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرو۔ بلکہ دعوت صرف اللہ کے دین پر چلنے اور اس پر چلانے ہی کی دیتے ہیں اسلئے کہ آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے خدا کے دین پر چلنا اور اسی پر دوسروں کو بھی چلنے کی دعوت دینا شرط ضروری ہے۔

ساری تگ و دو کا مقصد

اس کے برعکس اہل سیاست کی ساری تگ و دو کا مقصود اقتدار کا حصول ہوتا ہے وہ اسی اقتدار کے حصول کے لئے اپنی تنظیم کرتے ہیں اور اسی کے لئے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔

یہ مقصود ایک خالص دنیوی مقصود ہے لیکن بعض لوگ اس پر دین کا ملمع کر کے اس چیز کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ گویا یہ اقتدار اپنے لئے نہیں چاہتے ہیں۔

جو لوگ معاملہ کو اس شکل میں پیش کرتے ہیں ضروری نہیں کہ ان کی نیتوں پر شبہ کیا جائے ہو سکتا ہے کہ وہ جس اقتدار کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ خدا ہی کے لئے استعمال کریں لیکن اس سے جدوجہد کا نصب العین بالکل تبدیل ہو جاتا ہے اور اس نصب العین کی تبدیلی سارے کام ہی کو درہم برہم کر کے رکھ دیتی ہے۔

ہم جس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ وہ اچھی طرح واضح اس طرح ہوتی ہے کہ اہل سیاست جس دنیوی اقتدار کے حصول کو تمام خیر و فلاح کا ضامن سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ دین کی خدمت کا کوئی کام بھی ان کے نزدیک اس وقت تک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انجام نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک یہ اقتدار حاصل نہ ہو جائے۔ اس اقتدار کو انبیاء علیہم السلام نے اس نصب العین کے لئے نہایت خطرناک سمجھا ہے۔ جس کے داعی وہ خود رہے ہیں۔ چنانچہ متعدد احادیث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آپؐ نے صحابہؓ کو اس بات سے آگاہ فرمایا ہے کہ

میں تمہارے لئے فقر و غربت سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ اس بات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کی عزت و زینت تمہیں حاصل ہوگی اور تم اس کے انہماک میں اصل نصب العین یعنی آخرت کو بھول جاؤ گے۔

آپ کا ارشاد ہے ــــ خدا کی قسم میں تمہارے لئے فقر سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ دنیا جس طرح تم سے پہلے والوں کے لئے کھول دی گئی۔ اسی طرح تمہارے لئے بھی کھول دی جائے گی۔ پھر جس طرح وہ اس کی بھاگ دوڑ میں مصروف ہو گئے۔ اسی طرح تم بھی اس کے لئے بھاگ دوڑ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ پھر یہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر چھوڑے گی۔ جس طرح اس نے تمہارے پہلوں کو ہلاک کر چھوڑا ہے"۔

ماہنامہ میثاق
بحوالہ ہفت روزہ لاہور

درخواست دعا

برادر بھائی عزیزم رانا عبد القیوم خاں ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور بیماری کی شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رانا محمد منعمت خاں)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اعلان شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اسبات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۲۷

میں میاں خلیل احمد صاحب ولد میاں حسن احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۲ ½ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ایم خلیل احمد S/O میاں حسن احمد ۸۶ سمن آباد۔ لاہور۔

گواہ شد:- ملک منظور احمد خان قائمقام صدر جماعت احمدیہ حلقہ سمن آباد۔ لاہور

گواہ شد:- حسن احمد ولد خلیل احمد ۱-۳-۶۹

مسل نمبر ۱۹۶۲۸

میں کلثوم بیگم زوجہ غلام محمد صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰۰ روپے

۲- مکان واقع دار العلوم قیمتی ... ۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستاہ:- کلثوم بیگم۔

گواہ شد:- محمد عباس ولد محمد اسحٰق خان صاحب دار الرحمت وسطی۔

گواہ شد:- عبد الاکبر خان دار الصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۶۲۹

میں محمد امین چیمہ ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم جٹ پیشہ طالبعلمی عمر ۳۳ سال بیعت ۱۲-۷-۶۲ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ جو جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- محمد امین چیمہ بی۔ اے طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:- محمد حنیف سکرٹری مال دار العلوم غربی ربوہ

گواہ شد:- فضل الٰہی ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب وصیت ۶۹۲۸

مسل نمبر ۱۹۶۳۰

میں حمیدہ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۱-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ... ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامستاہ:- حمیدہ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب چک ۸۹ ج ب رتن ڈاکخانہ مرشمیر روڈ ضلع لائلپور

گواہ شد:- عبد الرحمن قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائل پور۔

گواہ شد:- عبد الرحیم بقلم خود چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۱۹۶۳۱

میں محمدی بیگم زوجہ شیخ مشتاق احمد صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی ۷-۱۱-۰ تولے ... -/۱۰۳۸

حق مہر وصول شدہ ... -/۲۲

کل میزان ... -/۱۰۶۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامستاہ:- محمدی بیگم۔

گواہ شد:- برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد۔

گواہ شد:- شیخ مشتاق احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۶۳۳

میں محمد بی بی بیوہ رحمت علی صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء۔ ساکن دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- زرعی زمین مالیتی -/۱۳۰۰ روپے

۲- حق مہر جو معاف کر چکی ہوں -/۳۲

میزان -/۱۳۳۲

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستاہ:- محمد بی بی بیوہ رحمت علی

گواہ شد:- محمد شریف سکرٹری مال میاں والی خانو والی ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- عبد الحلیم قمر بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۶۳۴

میں فلاح الدین شمس ولد مولانا جلال الدین صاحب شمس قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکاگو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۵۰ روپیہ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: فلاح الدین ۱۷۰ ... U.S.A 60601

گواہ شد عبد الحکیم اکمل۔ گواہ شد شیخ الٰہی ... 204 ELM ...

ضلع جھنگ میں پندرہ سو مقامات فیصلہ طلب ہیں

قرضوں کی ادائیگی نہ کرنے والوں کے نام مارشل لاء حکام کو دیدیئے گئے۔ ڈپٹی کمشنر

جھنگ۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ مسٹر عنایت مولا قریشی نے بتایا ہے کہ ضلع میں مجسٹریٹوں اور پٹواریوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مقدمات کے تصفیہ اور اشتمال اراضی کے وقت پر ختم کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بات یہاں کورٹ روم میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔

مسٹر مولا قریشی نے بتایا کہ اس وقت ضلع کے تمام مجسٹریٹ معمول کے مقابلہ میں دگنا کام کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود ضلعی عدالتوں میں ۱۹۵۹ء باقاعدہ اور ۳۵۲۹ سرسری سماعت کے مقدمات تصفیہ طلب پڑے ہیں انہوں نے مزید بتایا کہ ضلع میں پروگرام کے مطابق ۱۰۵۴ دیہات میں اشتمال کا کام ۱۹۷۳ء میں مکمل ہونا چاہیئے۔ لیکن عملہ کی کمی کے باعث اب تک صرف ۳۵۲ دیہات میں کام ہو سکا ہے۔

۵۹ دیہات میں کام جاری ہے ضلع بھر میں پچاس پٹواری اشتمال کے کام میں مصروف ہیں جو انتہائی ناکافی ہیں انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ عملہ میں مناسب اضافہ نہ ہوا تو اشتمال کا کام ہرگز مکمل نہیں ہوگا۔

مسٹر عنایت مولا قریشی نے مجسٹریٹوں کی تعداد کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے پھر کہا کہ موجودہ ناکافی تعداد کے باوجود مجسٹریٹوں کے تبادلے کئے جا رہے ہیں۔ جن کے بدلے یہاں مجسٹریٹ نہیں بھیجے جا رہے ہیں ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ جن لوگوں کے ذمہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کے قرضے باقی ہیں۔ ان کی فہرست مارشل لاء حکام کو دے دی گئی ہے۔

کوآپریٹو سوسائٹیوں کے پانچ لاکھ روپے مختلف ممبران کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ نادہندہ افراد کے خلاف کارروائی کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ اور بچہ مرزا نصیر احمد واقف زندگی ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں بوجہ سے ان کی خیریت کی اطلاع نہیں ملی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے رکھے اور وہ بخیریت واپس آئیں
(مرزا محمد حسین چھٹی مسیح۔ ربوہ)

۲۔ میرے داماد عزیز المکرم ڈاکٹر بشیر احمد سلمہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۲/۶/۶۹ کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان گئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(بیگم ملک محمود احمد خان ۱۴ اسلام پارک عبدالکریم روڈ۔ لاہور۔)

۳۔ مکرم چوہدری محمد حیات صاحب باجوہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{91}{4-R}$ ضلع بہاولنگر کا لڑکا محمود الحسن ایک قتل کے مقدمہ میں ملوث ہے احباب کرام سے ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے (حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال بہاولپور ڈویژن)

۴۔ آنکھ کے علاج کے لئے خاکسار لاہور جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ کی تکلیف کو دور فرما کر صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے (جمعدار فضل الدین اوورسیر ربوہ)

۵۔ میری لڑکا محمد اعظم تین چار دن سے بیمار ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع از لائلپور)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا چندہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ خدام سے سالانہ اجتماع ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں تاکہ اجتماع سے قبل تمام خدام سے چندہ وصول ہو سکے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مندرجہ ذیل مخلصین نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنا موعودہ عطیہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔
اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے آمین

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	مکرم مولوی مبارک احمد صاحب احمد نگر متصل ربوہ	۱۵-۰۰ روپے
۲	″ نصیر احمد صاحب حلقہ مصری شاہ لاہور	۵۰-۰۰ روپے
۳	″ غلام بھیک صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰-۰۰ روپے
۴	محترمہ بیگم غنی صاحبہ ″ ″	۵۰-۰۰ روپے
۵	″ والدہ صاحبہ شاہ نواز صاحب ″ ″	۵۰-۰۰ روپے
۶	″ بیگم صاحبہ ملک بشیر احمد صاحب ″	۵-۰۰ روپے
۷	″ بیگم صاحبہ مبشر احمد صاحب ″ ″	۱۰۰-۰۰ روپے
۸	مکرم حفیظ اللہ صاحب حیدری ″	۲۰-۰۰ روپے
۹	″ عنایت میر صاحب حلقہ راج گڑھ ″	۵-۰۰ روپے
۱۰	″ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بٹ سمن آباد ″	۵۰-۰۰ روپے
۱۱	″ شیخ نثار احمد صاحب ″ ″	۱۴۳-۰۰ روپے
۱۲	″ فضل احمد صاحب فضل ″ ″	۲۱۰-۰۰ روپے
۱۳	″ چوہدری محمد نذیر صاحب ″ ″	۱۰۰-۰۰ روپے
۱۴	″ ″ نصیر احمد صاحب ″ ″	۲۰-۰۰ روپے
۱۵	″ ″ بشارت احمد صاحب ″	۳۰-۰۰ روپے
۱۶	″ ″ منظور احمد صاحب ″ ″	۳۰-۰۰ روپے
۱۷	″ ملک عبدالرحیم صاحب قصوری خورد ″	۵۰۰-۰۰ روپے
۱۸	″ بجناب ملک غلام محمد صاحب مرحوم والد خود ″ ″	۱۰۰-۰۰ روپے
۱۹	″ چوہدری عبدالستار صاحب سمن آباد لاہور	۱۵۰-۰۰ روپے
۲۰	″ چوہدری ناظر حسین صاحب سمن آباد لاہور	۵۴-۰۰ روپے
۲۱	″ چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب ″ ″	۱۲۰-۰۰ روپے
۲۲	″ حاجی صالحون محمد صاحب چک منگلا ضلع سرگودہا	۱۰-۰۰ روپے
۲۳	″ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب فاضل ″ ″	۱۰۱-۰۰ روپے
۲۴	″ ″ محمد معصوم صاحب ″ ″	۱۵۰-۰۰ روپے
۲۵	″ خان محمد و شیخ محمد صاحبان ″ ″	۵۰-۰۰ روپے
۲۶	″ اللہ بخش صاحب اکمل ″ ″	۵۰-۰۰ روپے
۲۷	″ عبیداللہ و محمد یوسف صاحب ″	۱۰۰-۰۰ روپے
۲۸	″ سید بشیر احمد صاحب ″	۱۵-۰۰ روپے
۲۹	″ مینجر چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۶۱ ر.ب. بیبیانوالہ ضلع لائل پور	۵۰۰-۰۰ روپے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مولوی میر ولی صاحب ہزاروی جو بطور معلم کام کرتے رہے ہیں اور اب عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں ان کے پتہ کی ضرورت ہے۔ ان کے چچا میر الف خان صاحب فوت ہو گئے ہیں اور دیگر وارثان ان کا حق تلف کر رہے ہیں۔

میر ولی صاحب کے لڑکے اگر یہ سطور پڑھیں یا کوئی صاحب ان کا ایڈریس جانتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔

(محمد عرفان۔ اپیل نویس، مانسہرہ ضلع ہزارہ)

ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا

یہ زمانہ دین کی راہ میں مالوں کے بشرطِ استطاعت خرچ کرنے کا زمانہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دُنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہؤا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی۔ بغیر مال چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ یہ عالم اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے مالوں کا تو کیا ذکر! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور شرح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق۔ علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دُنیا پر دین کو مقدم کریں گے۔ مگر مدد و امداد کے موقع پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبتِ دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون (آل عمران ع) جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہٗ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے ...... پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے۔ تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کا بشرطِ استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

(ناظر بیت المال آمد)

ضرورت چوکیدار

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے ایک مستعد اور ہوشیار چوکیدار کی ضرورت ہے۔ عمر ۳۰ سے ۴۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ غیر شادی شدہ یا بالکل اکیلا ہو کیونکہ اُسے چوبیس گھنٹہ مسلسل دن رات کالج میں رہنا ہو گا۔ تاکہ کالج کے ہر قسم کے قیمتی سامان کی حفاظت کر سکے۔ تنخواہ ماہوار/۶۵ روپے ہو گی جس کے ساتھ صبح و شام کا کھانا یا اس کے برابر فوڈ الاؤنس دیا جائے گا۔ اور رہائش کے لئے جگہ بھی جو صرف ایک ہی آدمی کے گزارہ کے لئے ہو گی۔ ضرورت مند امیدوار اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں یا ۲۱ جولائی کو خود انٹرویو کے لئے صبح ۱۰ بجے کالج میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (مینیجر)

چو این لائی اور ایئر مارشل نور خان کے درمیان تین گھنٹے تک اہم بات چیت

پیکنگ ۱۴ جولائی۔ پاکستان کے صدر کی انتظامی کونسل کے ممبر اور پاک فضائیہ کے سربراہ ائیر مارشل نور خان نے چین کے وزیر اعظم چو این لائی سے تین گھنٹہ تک بات چیت کی۔ جس کے دوران بین الاقوامی صورت حال اور باہمی دلچسپی کے اہم مسائل زیر غور آئے۔

دونوں رہنماؤں کے درمیان بات چیت پھر ہو گی مذاکرات انتہائی دوستانہ ماحول میں ہوئے ایئر مارشل نور خان نے صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان کا پیغام بھی وزیر اعظم چو این لائی کو پہنچا دیا ایک پاکستانی ترجمان نے بتایا کہ ایئر مارشل نور خان اور مسٹر چو این لائی کی ملاقات مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق صبح ۸ بجے اور مقامی وقت کے مطابق گیارہ بجے قبل از دوپہر شروع ہوئی۔ اس میں ایئر مارشل نور خان کی مدد وزارت امور خارجہ کے ایڈیشنل سیکرٹری مسٹر سلطان محمد خان چین میں پاکستان کے سفیر مسٹر کے ایم قیصر، پاکستانی سفارت خانہ کے وزیر مسٹر سلیم الزمان اور ایئر مارشل نور خان کے سیکرٹری مسٹر نصر من اللہ نے کی۔

سنجیوا ریڈی کو صدارتی امیدوار نامزد کر دیا

بنگلور ۱۴ جولائی۔ بھارت کی برسراقتدار کانگرس پارٹی کے ۸ رکنی پارلیمانی بورڈ کے اجلاس میں ملک کے آئندہ صدر کے انتخاب کے مسئلہ پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی بورڈ کے دوسرے ارکان کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر اجلاس سے واک آؤٹ کر گئیں۔ اجلاس میں مسز اندرا گاندھی کی سخت مخالفت کے باوجود کثرت رائے سے لوک سبھا کے سپیکر مسٹر نیلم سنجیوا ریڈی کو صدر کے عہدہ کے لئے کانگرس کا امیدوار نامزد کر دیا گیا۔ مسز گاندھی کے امیدوار ڈاکٹر وی وی گری کو آٹھ میں سے صرف دو ووٹ ملے مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسز گاندھی اس توہین کو برداشت نہیں کریں گی۔ اور وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر گری نے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ بھارت کے قائم مقام صدر ڈاکٹر ورا ہاگری وینکٹ گری نے اعلان کیا ہے کہ وہ ملک کے صدارتی انتخاب میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے برسراقتدار کانگریس پارٹی کے صدارتی امیدوار کے طور پر لوک سبھا کے سپیکر مسٹر نیلم سنجیوا ریڈی کی نامزدگی کو غیر حقیقی قرار دیا ہے۔

چین اور بھارت کی فوجوں میں جھڑپ

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ چین اور بھارت کی فوجوں میں درہ لیپولیکھ کے قریب زبردست تصادم ہوا۔ بھارت کے مقامی حکام نے الزام لگایا ہے کہ چینی فوج نے کسی اشتعال کے بغیر بھارتی فوج پر فائرنگ شروع کر دی تھی۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بھارتی فوج کو کتنا جانی اور مالی نقصان پہنچا۔

صدر ناصر اور صومالیہ کے صدر کی بات چیت کا اعلامیہ

قاہرہ ۱۴ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر اور صومالیہ کے صدر عبدالرشید علی شیرمارکے نے کہا ہے کہ جب تک اسرائیلی فوج مقبوضہ عرب علاقوں سے واپس نہیں چلی جاتی مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کا پر امن حل ممکن نہیں یہ بات ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہی گئی جو صدر شیرمارکے کے دورہ قاہرہ کے اختتام پر دونوں ملکوں کے سربراہوں کے مذاکرات کے بارے میں جاری کیا گیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار دو اڑھائی ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ صحت بہت کمزور ہو چکی ہے سب بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب کے چھوٹے صاحبزادے شفیق الرحمٰن صاحب متعلم ایف ایس سی قریباً دس روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ ان کا امتحان ۲۳ جولائی سے شروع ہو رہا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت سے نوازے اور امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

۳۔ میرے لڑکے عزیز دانش مند طارق کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد بگو دال ضلع راولپنڈی)

۴۔ میرا چھوٹا لڑکا محمد افضل پندرہ دن سے بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رفیق طارق۔ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷